ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

نزہۃ البساتین

حصۂ دوم

ملقب بہ

افانین الیاسمین

ترجمہ

(حضرت مولانا) جعفر علی صاحب نگینوی

ناشر

ایچ-ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک کراچی

مطبوعہ

ایجوکیشنل پریس کراچی

تاریخ طبع

جون سنہ ۱۹۷۱ء

مطابق

ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۱ھ

قیمت

چھ روپے (۶)

مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار ــــــ ڈھاکہ

فہرست مضامین

نزہت البساتین حصہ دوم الملقب بہ افانین الیاسمین

عنوانات	صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ[1] حضرت المحترم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم

مفتی اعظم پاکستان وصدر دار العلوم کراچی

اولیاء اللہ کی زیارت وصحبت جسطرح انسان کی عملی واخلاقی اصلاح کیلئے نسخۂ اکسیر ہے اسیطرح دوسرے درجہ میں اُن کے حالات وملفوظات کا مطالعہ کرنا اور سُننا بھی بیحد مفید ومجرّب، لیکن ان حضرات کے حالات وملفوظات کو جمع کرنے والوں نے عموماً نقل وروایت کے معاملے میں بہت تساہل برتا ہے ان بزرگوں کیطرف بہت سی ایسی چیزیں منسوب کردی ہیں جو عوام کے اعمال واخلاق بلکہ عقائد کیلئے بھی مضر ہیں اسلئے ضروری ہے کہ اس کام کیلئے صرف مستند ومعتبر مصنفین کی کتابوں کو پڑھا جائے آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ حضرت یافعیؒ یمنی کی کتاب روض الریاحین ایسی ہی کتاب ہے جسکی حکایت وروایت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یہ کتاب عربی میں تھی اسکا اردو ترجمہ نزہۃ البساتین کے نام سے عرصہ دراز ہوا مشترکہ ہندوستان میں مطبع مجیدی کانپور سے شائع ہوا تھا اور پھر نایاب ہوگیا۔

ہمارے حضرت حکیم الاُمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ اپنے اصحاب مریدین کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ مگر اب اُسکی نایابی کے سبب یہ مشکل ہوگیا تھا۔

اتفاقاً ایک روز عزیزی محمد ذکی صاحب جو مالک مطبع مجیدی کے فرزند ارجمند ہیں سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے انکو یاد دلایا کہ آپکے والد ماجد نے ایک بہترین کتاب شائع کی تھی اب وہ عرصہ سے نایاب ہے کیا آپ اسکی طباعت کی طرف توجہ دینگے؟ موصوف نے بڑی خوشدلی سے اسکو قبول کیا اور بحمد اللہ اب وہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر ناظرین کے سامنے آنیوالی ہے اُمید ہے کہ اہل دین واصلاح اسکی قدر پہچانیں گے اور اپنے گھروں میں اس کا مطالعہ کرنے اور دوسرے گھر والوں کو سنانے کا اہتمام کریں گے۔

ضروری ہدایا لیکن بزرگوں کے حالات ومقالات کا نرا مطالعہ بعض اوقات غلط فہمیوں کا بھی سبب بنجاتا ہے اسلئے سطور ذیل لکھی جاتی ہیں کہ انکی رعایت پیش نظر رہے تو مضر پہلو سے نجات ہوسکے۔

---

[1] حضرت مولانا مفتی صاحب مد ظلہ العالی نے یہ تقریظ نزہۃ البساتین حصہ اول کے لئے تحریر فرمائی تھی جو تبرکاً اس حصہ دوم میں بھی شامل کردی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزہت البساتین

حصہ دوم

ملقب بہ

افانین الیاسمین

حکایاتِ منتخبہ از تاریخ الخلفاء

حکایت (۵۰۱) حضرت ابو احمد حاکم، معاذ ابن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں، کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بار ایک باغ میں گئے تو دیکھا کہ ایک پرندہ درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے، اسے دیکھ کر آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا تجھے مبارک ہو اے پرندے! تو درخت سے کھاتا ہے اور اس کے سائے میں رہتا ہے اور بدون حساب کتاب کے قیامت میں نجات پائیگا۔ کاش! ابوبکرؓ بھی تجھ جیسا ہوتا رضی اللہ عنہ۔

حکایت (۵۰۲) ابن عساکر اصمعیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب مدح کی جاتی تھی تو فرماتے تھے۔ اے اللہ! تو مجھ سے زیادہ میرا حال جانتا ہے، اور میں اپنا حال ان تعریف کرنے والوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھ کو ان کے گمان سے اچھا کر دے اور جو میری برائی یہ نہیں جانتے وہ بخش دے، اور ان کے کہنے پر مجھ سے مواخذہ نہ کر۔

حکایت (۵۰۳) احمد بن حنبلؒ نے کتاب الزہد میں ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ کاش کسی عبد مومن کے پہلو میں میں بال بن کے رہتا۔

حکایت (۵۰۴) حضرت احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ نے کتاب الزہد میں مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا ایک لکڑی کھڑی کر دی گئی ہے، یہ حالت خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی تھی۔ اور فرماتے ہیں کہ مجھے روایت پہونچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی حالت تھی۔

حکایت (۵۰۵) حضرت احمد ابن حنبل رضؓ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں درخت ہوتا اور مجھے کاٹا جاتا اور کھایا جاتا۔

حکایت (۵۰۶) حضرت احمدؓ ہی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے تھے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں گھاس ہوتا اور جانور مجھے چر لیتے۔

حکایت (۵۰۷) حضرت احمدؓ ہی نے ضمرہ ابن لبیبؒ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکے کی وفات کا وقت قریب ہوا اس حالت میں وہ بچھونے کی طرف دیکھتے تھے جب ان کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے صاحبزادے کو ہم نے دیکھا کہ وہ اس بستر کو دیکھ رہے تھے اور انہیں اس بستر پر سے ہٹایا گیا تو دیکھا گیا کہ اس کے نیچے پانچ دینار تھے یا چھ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے افسوس سے ہاتھ پر ہاتھ مل کے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اور فرمایا اے شخص میرے نزدیک تجھے کوئی عذر کی گنجائش نہیں، کہ ایسے وقت تو نے انہیں دیکھا۔

حکایت (۵۰۸) حضرت نسائی رضی اللہ عنہ نے اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، اس وقت حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اس نے مجھے آفتوں میں پھنسایا۔

حکایت (۵۰۹) حضرت ابونعیم رضی اللہ عنہ نے حلیہ میں حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے، فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اہل یمن آئے اور قرآن شریف سُن کر رونے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر ہمارے دل سخت ہو گئے۔ حضرت ابونعیم فرماتے ہیں دل سخت ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ دل قوی اور مطمئن ہو گئے اللہ کی معرفت کی وجہ سے۔

حکایت (۵۱۰) حضرت زبیر ابن بکار رحمۃ اللہ علیہ موفقیات میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں سوائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی کو نہیں جانتا جسے اللہ کے معاملے میں کسی کی ملامت کا کوئی اندیشہ ہی نہ ہو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا۔ فرمایا حضرت عمرؓ بہت زود فہم، ہوشیار آدمی تھے۔ اور تنہا پیرنے والے تھے اللہ کے کام میں کسی مانع کی پروا نہیں کرتے تھے۔

حکایت (۵۱۱) زبیر ابن بکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہی موفقیات میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا، بہرحال ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ دنیا طلب کی نہ دنیا نے انہیں طلب کیا۔ اور حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دنیا نے طلب کیا مگر انہوں نے دنیا کو طلب نہ کیا۔ اور ہم تو دنیا ہی میں گھس گئے ہیں اور اس میں اوندھے سیدھے لوٹ رہے ہیں۔

حکایت (۵۱۲) حضرت ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے احنف ابن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے ایک لونڈی گزری لوگوں نے کہا، امیر المومنین کی لونڈی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ امیر المومنین کی لونڈی نہیں ہے نہ ان کے واسطے حلال ہے۔ وہ اللہ کے مال میں سے ہے۔ ہم نے پوچھا، پھر امیر المومنین کو اللہ کے مال سے کیا چیز حلال ہے۔ فرمایا عمرؓ کے واسطے اللہ تعالیٰ کے مال سے کچھ حلال نہیں ہے، سوائے دو جوڑوں کے ایک گرمی کا ایک سردی کا۔ اور حج و عمرہ کا خرچ اور میری اور میرے اہل کی خوراک مثل ایک آدمی قریشی کے، جو متوسط درجہ کا ہو، نہ بہت غنی ہو نہ بہت فقیر، پھر اس کے بعد میں ایک آدمی مسلمان ہوں، جو اور مسلمانوں کا حق ہے وہی میرا ہے۔

تم میں سے کوئی کرتا ہے، ورنہ دوگنی سزا دوں گا۔

حکایت (۵۳۶) حضرت عبد الرزاق اپنے مصنف میں حضرت عکرمہ ابن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ کا کوئی لڑکا کنگھی کر کے اور عمدہ کپڑے پہن کے آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کے یہاں تک درے مارے کہ وہ رونے لگا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ آپ نے اسے کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ وہ اپنے نفس پر اترا رہا تھا، میں نے چاہا کہ اس کے نزدیک اس کا نفس ذلیل اور خوار نظر آئے۔

حکایت (۵۳۷) حضرت بیہقی شعب الایمان میں ضحاک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں یہ چاہتا ہوں کاش میں راستے کے کنارے پر ایک درخت ہوتا، مجھ پر کوئی اونٹ گذرتا اور مجھے نوچ کے اپنے منہ میں ڈالتا اور چبا کے نگلتا پھر اس کی مینگنیاں نکلتا اور میں آدمی نہ ہوتا۔ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کاش گھر کا دنبہ ہوتا جب تک چاہتے مجھے موٹا کرتے جب میں خوب موٹا ہو جاتا تو کوئی ان کی زیارت کو آتا اور مجھے ان مہمانوں واسطے ذبح کرتے میرے حصے کے کباب پکاتے اور کچھ گوشت پکاتے اور مجھے کھا لیتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

حکایت (۵۳۸) ابن عساکر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کے انتقال سے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں مجھے خواب میں دکھا دے ایک سال کے بعد میں نے انہیں دیکھا تو وہ اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کر رہے تھے۔ میں نے کہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اے امیر المومنین تمہاری کیا حالت ہے۔ فرمایا ابھی فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کا تخت ٹوٹ جاتا اور ویران ہو جاتا مگر میں نے اللہ کو بڑا مہربان و رحیم پایا

حکایت (۵۳۹) خراش ابن سائب کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک کے پاس ایک ہیرا تھا جو ان کے باپ عبد الملک نے انہیں دیا تھا کہ ویسا کہیں نہیں دیکھا گیا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو یا تو اپنا زیور بیت المال کو دیدو یا مجھے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدو میں برا جانتا ہوں کہ میں اور تم اور یہ زیور سب ایک گھر میں رہیں۔ انہوں نے کہا میں اس زیور